بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدمت عالی جناب مفتی صاحب جامعہ دار العلوم کراچی
دام افاضاتہم علینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنوان: طالبات اسلام میں سرسوں یا کھوپرے کا تیل سر یا بدن کو لگانا

سلام مسنون عرض ہے کہ درج ذیل مسئلہ میں رہنمائی فرمائیں۔

مسئلہ: تیسری قسم وہ ہے جو اپنی خلقت کے اعتبار سے تو خوشبو نہیں ہے لیکن اس میں خوشبو بنائی جاتی ہے اور (پھر) خوشبو کے طور پر کام میں لائی ہے اور دوا کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہے جیسے زیتون اور تل کا تیل تو اس میں استعمال کا اعتبار ہوگا، پس اگر اس کو تیل کے لگانے کے طور پر استعمال کیا ہے تو خوشبو کا حکم ہے گا اور اگر کھانے میں یا دوائی کے اندر بطور دوا میں استعمال کیا ہے تو اس کے واسطے خوشبو کا حکم نہ ہوگا (ہندیہ) ایسا ہی سرسوں کا تیل یا کھوپرے کا تیل وغیرہ ہو تو بھی یہی حکم ہے کیونکہ یہ تیل بھی اکثر بدن خاص کر بالوں وغیرہ میں لگانے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ چیزیں خالص ہوں اگر ان میں دوسری خوشبو چیز ملائی گئی ہو جیسے تل اور زیتون کے تیل کو خوشبودار بناتے ہیں تو یہ ان کا حکم بھی خالص خوشبو جیسا ہوگا (عمدۃ الفقہ ص ۳۴۸)

سوال: سرسوں کا تیل یا کھوپرے کا تیل دونوں کے استعمال کا حکم بالکل تل اور زیتون کے تیلوں کی طرح ہے۔ پس اگر خالص سرسوں کا تیل جس میں کوئی خوشبو نہ ملائی گئی ہو، محرم اپنے بدن یا سر کے بالوں کو بطور لگانے کے استعمال کرے گا نہ بطور دوا کے تو اس کا حکم بھی مثل زیتون اور تل کے تیل کے ہوگا یعنی خوشبو کا حکم ہوگا۔

عمدۃ الفقہ کے مطابق تو یہی حکم سمجھ میں آرہا ہے اب آپ ارشاد فرمائیں کہ آپ کے نزدیک اگر کوئی محرم خالص سرسوں کا تیل سر کے بالوں کو لگاتا ہے نہ بطور دوا کے تو خوشبو کا حکم ہوگا یا نہ اگر خوشبو کا حکم نہیں ہوگا تو وجہ بتلائی جائے۔ اور عمدۃ الفقہ کے مسئلہ کے سمجھنے پر محمول کیا جائے۔ بینوا توجروا جزاکم اللہ احسن الجزاء الدنیا والآخرۃ فقط والسلام مع الاکرام

سائل ناچیز
نذیر احمد

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ ہو)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۴۳۸/۲۷
مورخہ ——

0034

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مذکورہ مسئلہ سے متعلق بعض احادیث اور فقہی عبارات کی روشنی میں غور کرنے سے دو پہلو سامنے آئے ہیں:

(۱) زیتون اور تلوں کے خالص تیل کا جو حکم فقہی عبارات میں ذکر کیا گیا ہے، یہی حکم ہر اس تیل کا ہے جس کو عموماً سر اور بدن پر لگانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو مثلاً سرسوں یا کھوپرے کا تیل وغیرہ، لہٰذا مثلاً جس صورت میں زیتون یا تل کے تیل کے استعمال پر دم (عند الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ) یا صدقہ (عند الصاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ) واجب ہوتا ہے، مذکورہ صفت کے حامل دوسرے تیلوں کے استعمال کا بھی وہی حکم ہوگا، چنانچہ شرح زبدۃ المناسک میں اسی پہلو کو اختیار کرتے ہوئے سرسوں اور کھوپرے کے تیل کا حکم ذکر کیا گیا ہے، اور اس میں احتیاط بھی ہے۔ اس کی تائید ان عبارات سے ہوتی ہے جن میں مطلقاً دہن کے استعمال سے منع کیا گیا ہے، خواہ وہ مطیب ہوں یا غیر مطیب۔ نیز ان فقہی عبارات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جن میں زیتون اور تلوں کے تیل کا ذکر کر کے صرف ان تیلوں کو اس حکم سے خارج کیا ہے جو عموماً سر یا بدن میں لگانے کے طور پر استعمال نہیں ہوتے، جیسے چربی، گھی وغیرہ۔ (ملاحظہ فرمائیے: عبارات ۱ تا ۶)

(۲) زیتون اور تلوں کے خالص تیل کا جو حکم ذکر کیا گیا ہے، یہ ان میں پائے جانے والی مخصوص صفات کی بنیاد پر لگایا گیا ہے، جن میں سے ایک صفت یہ ہے کہ یہ اصل الطیب ہیں، چنانچہ صاحب بدائع نے خالص زیتون کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے اس کو ادہان مطیبہ کی طرح قرار دیا ہے، اور الجوہرۃ النیرہ میں امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیتون اور تل کے تیل کا خوشبو ہونا نقل کیا ہے۔ اور العرف الشذی میں ذکر کیا ہے کہ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ زیتون میں خوشبو ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ مادہ عطریات ہے، اور بعض عبارات میں ہے کہ خوشبو ڈالنے سے زیتون اور تل کا تیل بعینہٖ خود خوشبو بن جاتے ہیں، اور بعض عبارات میں ہے کہ ان میں خوشبو ڈالنے سے خوشبو میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے، ان عبارات کے پیشِ نظر یہ پہلو سامنے آتا ہے کہ جن تیلوں میں یہ صفات نہیں ہوں گی ان کا حکم ان سے الگ ہے۔ عمدۃ الفقہ (۴۸۶/۳) میں اسی پہلو کو اختیار کر کے سرسوں کے تیل وغیرہ کو ان کے حکم سے خارج کیا ہے، اس کی عبارت درجِ ذیل ہے:

> اوپر بلا خوشبو کے تیلوں میں سے خصوصیت کے ساتھ زیتون اور تل کے تیل کا ذکر کیا گیا ہے، باقی تیلوں کا حکم ان دونوں سے الگ ہے یعنی باقی ہر قسم کے تیل مثلاً چربی، گھی، بادام روغن، خوبانی کی گری کا تیل، اور سرسوں کے تیل کا استعمال جائز ہے اور ان کے استعمال سے ہر حال میں کوئی جزا لازم نہیں آتی۔

مذکورہ دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک کو راجح قرار دینے کی کوئی واضح دلیل نہیں مل سکی، البتہ مُحرِم اور میّت میں تعارض کی صورت میں احتیاط مُحرِم کو اختیار کرنے میں ہے، اس لئے سرسوں اور کھوپرے کے تیل کو استعمال کرنے سے

Scanned by CamScanner

اجتناب کرنا چاہیے، اور اگر کسی نے بلاضرورت پورے بڑے عضو مثلاً سر پر استعمال کرلیا تو احتیاطی پہلو کو اختیار کرتے ہوئے اسے دم دینا ہوگا۔ (ملاحظہ فرمایئے: عبارات ۱۷تا۱۹)

نیز واضح رہے کہ چونکہ مُحرِم کے لئے زینت اختیار کرنا مکروہ ہے، اس لئے ضرورت وحاجت کے بغیر زینت کے طور پر تیل کا استعمال بہرحال مکروہ ہوگا۔

(۱) فی المغنی لابن قدامة: (٤٦٩/٦)

مسألة :قال :(ولا يدهن بما فيه طيب ، وما لا طيب فيه) أما المطيب من الأدهان ، كدهن الورد والبنفسج والزنبق والخيرى والليلوفر ، فليس فى تحريم الادهان به خلاف فى المذهب .اما لا طيب فيه ، كالزيت والشيرج والسمن والشحم ودهن البان الساذج ، فنقل الأثرم ، قال :سمعت أبا عبد الله يسأل عن المحرم يدهن بالزيت والشيرج ؟ فقال :نعم ، يدهن به إذا احتاج إليه .ويتداوى المحرم بما يأكل .

قال ابن المنذر :أجمع عوام أهل العلم ، على أن للمحرم أن يدهن بدنه بالشحم والزيت والسمن .ونقل الأثرم جواز ذلك عن ابن عباس ، وأبى ذر ، والأسود بن يزيد وعطاء ، والضحاك ، وغيرهم .

ونقل أبو داود ، عن أحمد ، أنه قال :الزيت الذى يؤكل لا يدهن المحرم به رأسه .

فظاهر هذا ، أنه لا يدهن رأسه بشىء من الأدهان .وهو قول عطاء ، ومالك ، والشافعى ، وأبى ثور ، وأصحاب الرأى ؛ لأنه يزيل الشعث ، ويسكن الشعر .

فأما دهن سائر البدن ، فلا نعلم عن أحمد فيه منعا .

(۲) وفی حیات القلوب (ص۸۹) میں ہے:

(محرمات احرام)

جائز نیست مرمحرم را کہ تدہین کند بدن خود را بدہن برابر است کہ دہن مطیب باشد یا غیر مطیب چنانکہ زیت خالص یا دہن کنجد و برابر است کہ تدہین کند موئے خود را یا جسد خود را، اما تدہین ثوب پس ممنوع نباشد مگر بدہن مطیب، وہمچنیں استعمال دہن بطریق اکل ممنوع نباشد مگر آنکہ مطیب باش۔

مسئلہ: آنچہ ذکر کردیم از عدم جواز چرب کردن اندام بدہن غیر مطیب پس مخصوص بدہن است اما اگر چرب کردن اندام خود را بسمن یا بہ شحم یا بہ پیہ سرین یا آنکہ خوردایں اشیاء را با کے نباشد۔

Scanned by CamScanner

(٣)وفی ردالمحتار:(٥٤٦/٢)

(قوله :بخلاف بقية الأدهان) عبارة البحر وأراد بالزيت دهن الزيتون والسمسم وهو المسمى بالشيرج فخرج بقية الأدهان كالشحم والسمن اه ومقتضاه خروج نحو دهن اللوز ونوى المشمش فليتأمل ـ

(٤)فی تقریرات الرافعیؒ:(١٦٤/٢)

(قوله:ومقتضاه خروج نحو دهن اللوز الخ) نقل السندی عن اللوامع ما يقتضی ان دهن اللوز ونوى المشمش حكمه حكم الزيت والحل ،قال وينبغی الحاق دهن البيلسان بذلك ـ

(٥)وفی البحرالرائق:(٥/٢)

(وقوله أو ادهن بزيت) وأراد بالزيت دهن الزيتون والسمسم وهو المسمى بالشيرج فخرج بقية الأدهان كالشحم والسمن وقيد بالأدهان لأنه لو أكله أو داوى به شقوق رجليه أو أقطر فی أذنه لا يجب دم ولا صدقة ـ

(٦)وفی فتح القدير :(٤٤٠/٢)

فإن ادهن بزيت خصه من بين الأدهان التی لا رائحة لها ليفيد بمفهوم اللقب نفی الجزاء فيما عداه من الأدهان كالشحم والسمن ولا بد على هذا من كونه عدم الزيت فی الكحل ، فانه ذكر الحل كالزيت فی المبسوط ـ

(٧)وفی سنن الترمذی :(١٩٠/١)

عن ابن عمر أن النبی صلى الله عليه وسلم كان يدهن بالزيت وهو محرم غير المقتت قال أبو عيسى المقتت المطيب .قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث فرقد السبخی عن سعيد بن جبير،قد تكلم يحيى بن سعيد فی فرقد السبخی وروى عنه الناس.

(٨)وفی العرف الشذی للعلامة الكشميریؒ:(١٨٩/١)

قوله :(بطيب غير المقتت إلخ) أی الذی لم تلق فيه الرياحين ، وحديث الباب يخالف أبا حنيفة فإنه يقول بعدم جواز الزيت الخالص أيضاً ، وأما الوجه فقيل :إن فيه طيباً ، وقيل :إنه مادة العطريات فله طيب فی نفسه أيضاً ، وأصلها فی العرب دهن الزيت ، وفی قديم عهد الهند كان دهن السمسم والصندل ، والجواب من الحديث بأنه لعله دهن قبل الإحرام وبقی إلى داخل الإحرام ، ويجوز للمحرم أن يطيب قبل الإحرام بطيب يبقى جرمه بعد الإحرام أيضاً عند أبی حنيفة والشافعی وأحمد ولا يجوز عند محمد رحمه الله ومالك رحمه الله ، ويبحث من حيث الحديث فنقول :إن المصنف غرب الحديث

Scanned by CamScanner

والغريب يجتمع مع الحسن والصحيح ، ولكن الظاهر من كتاب المصنف أنه إذا غرب حديثاً ولم يحسنه لا يكون الحديث صالح التحسين عنده ، ومر الحافظ على حديث الباب فأعله وقال :ليس بمرفوع .

(٩)وفى بدائع الصنائع :(٤١٦/٢)

ولو ادهن بدهن فإن كان الدهن مطيبا كدهن البنفسج والورد والزئبق والبان والحرى وسائر الأدهان التى فيها الطيب فعليه دم إذا بلغ عضوا كاملا

وحكى عن الشافعى أن البنفسج ليس بطيب وأنه غير سديد لأنه دهن مطيب فأشبه ألبان وغيره من الأدهان المطيبة وإن كان غير مطيب بأن أدهن بزيت أو بشيرج فعليه دم فى قول أبى حنيفة وعند أبى يوسف ومحمد عليه صدقة .....

ولأبى حنيفة ما روى عن أم حبيبة رضى الله عنها أنه لما نعى إليها وفاة أخيها قعدت ثلاثة أيام ثم استدعت بزنة زيت وقالت ما لى إلى الطيب من حاجة لكنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاثة أيام إلا على زوجها أربعة أشهر وعشرا سمت الزيت طيبا ولأنه أصل الطيب بدليل أنه يطيب بإلقاء الطيب فيه فإذا استعمله على وجه الطيب كان كسائر الأدهان المطيبة ولأنه يزيل الشعث الذى هو علم الإحرام وشعاره على ما نطق به الحديث فصار جارحا إحرامه بإزالة علمه فتكاملت جنايته فيجب الدم والحديث محمول على حال الضرورة لأنه صلى الله عليه وسلم كما كان لا يفعل ما يوجب الدم كان لا يفعل ما يوجب الصدقة ـ

وعندهما تجب الصدقة فكان المراد منه حالة العذر والضرورة ثم إنه ليس فيه أنه لم يكفر فيحتمل أنه فعل وكفر فلا يكون حجة ـ

(١٠)فى الجوهرة النيرة:(ص١٤٠)

ولو مس طيبا فلزق بيده مقدار عضو كامل وجب [illegible] وإن كان أقل فصدقة

والطيب هو كل شيء له رائحة مستلذة كالزعفران والورس والكافور والعنبر والمسك وأشباه ذلك والخطمى طيب عند أبى حنيفة .

وكذا الزيت والشيرج طيب عند أبى حنيفة يلزمه باستعماله الدم لأن له رائحة طيبة ويقتل الهوام ويزيل الشعث ويلين الشعر فتتكامل جناية بهذه الجملة فيجب الدم .

وقال أبو يوسف ومحمد ليس بطيب لأنه من الأطعمة إلا أن فيه ارتفاقا وهو قتل الهوام وإزالة الشعث وهو جناية قاصرة فيلزمه فيه صدقة .

Scanned by CamScanner

وقال الشافعي إن استعمله في شعر رأسه فعليه دم لإزالة الشعث وإن استعمله في بدنه فلا شيء عليه لانعدامه والفرق بين التفث والشعث أن التفث هو الوسخ والشعث انتشار الشعر لقلة التعهد وهذا الخلاف في الزيت الخالص والشيرج البحت أما المطيب فيجب فيه الدم بالاتفاق.

(١١)وفي فتح القدير:(٢٦/٣)

ومعنى كونه أصل الطيب أنه يلقى فيه الأنوار كالورد والبنفسج فيصير نفسه طيبا قوله وهذا الخلاف في الزيت البحت أي الخالص والحل البحت هو بالمهملة الشيرج أما المطيب منه وهو ما ألقي فيه الأنوار كالزنبق بالنون وهو الياسمين ودهن ـ البان والورد فيجب باستعماله بالاتفاق الدم إذا كان كثيرا ـ

(١٢)وفي العناية:(٧٦/٤)

وقوله :(إنه أصل الطيب) فإن الروائح تلقى فيه فيصير غالبة فصار كبيض الصيد في الأصالة يلزم بكسره الجزاء فكذا باستعماله .

(١٣)في المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة :(٣٩/٣)

محرم دهن رأسه بغير المائع بزيت قبل أن يحلق أو يقصر، فإن كان الزيت مما ألقي فيه شيء من الطيب، ففيه الدم بالإجماع، وإن كان الزيت خالصاً لم يكن فيه شيء من الطيب، ففيه الدم عند أبي حنيفة رحمه الله، وقال أبو يوسف ومحمد :فيه الصدقة .قال شيخ الإسلام رحمه الله :هذا إذا استكثر منه، فأما إذا قل، فعليه الصدقة بالإجماع، وجه قولهما :أن غير الطيب لا يساوي الطيب في الزينة، فكانت جناية قاصرة فلا يلزمه الدم، ولأبي حنيفة رحمه الله أن الدهن أصل الطيب؛ لأن الروائح تلقى فيه، ويصير طيباً، فيلحق بحقيقة الطيب في حق وجوب الجزاء احتياطاً.

ولو داوى جرحه أو شقوق رجله بدهن ليس فيه طيب، فلا شيء عليه؛ لأن الدهن ليس بطيب حقيقة، لكن ألحق بالطيب من حيث إنه أصل الطيب؛او استعماله استعمال الطيب بخلاف الكافور والمسك والزعفران؛ لأنه طيب حقيقة، فكيف ما استعمله يجب الدم به.

ولو ادهن بشحم أو سمن، فلا شيء عليه؛ لأنه مأكول وليس بطيب، ولا أصل للطيب، ولو وجب الجزاء هنا لوجب باستعمال الطيب .وفي المنتقى هشام عن محمد رحمه الله:

..... :لا بأس أن يأكل المحرم الزيت ودهن السمسم وأن يقطر في أذنه الزيت قال :

لأن هذا طعام وطيب يعني الزيت طعام وطيب من حيث إنه أصل الطيب، فإذا لم يستعمله

Scanned by CamScanner

على وجه الطيب لا يظهر حكم الطيب بخلاف البنفسج، وأمثاله؛ لأنه طيب بنفسه.

(١٤)وفى تبيين الحقائق :(٥٣/٢)

(أو ادهن بزيت) يعنى يجب فيه الدم وهذا عند أبى حنيفة وقال الشافعى إن استعمله فى الشعر فعليه دم لأنه يزيل الشعث وإن استعمله فى غيره فلا شىء عليه لعدمه وقال أبو يوسف ومحمد يجب عليه الصدقة لأنه من الأطعمة إلا أن فيه نوع ارتفاق بمعنى قتل الهوام وإزالة الشعث فكانت جناية قاصرة ولأبى حنيفة أنه أصل الطيب فإن الروائح تلقى فيه فتصير تامة فيجب باستعمال أصل الطيب ما يجب بالطيب كالبيض لما كان أصل الصيد يجب بكسره قيمته كما يجب بالصيد فإذا كان أصلا له فلا يخلو عن نوع طيب ولأنه يقتل الهوام ويزيل الشعث والتفث ويلين الشعر فتتكامل الجناية بهذه الجملة وكونه مأكولا لا ينافى وجوب الدم كالزعفران وهذا الخلاف فى الزيت البحت والحل البحت أى الخالص الذى لا يخالطه طيب أما المطيب بالبنفسج والزنبق والبان وما أشبه ذلك يجب فيه الدم بالإجماع لأنه طيب وهذا إذا استعمله على وجه التطيب أما لو داوى جرحه أو شقوق رجليه فلا شىء عليه بالإجماع لأنه ليس بطيب فى نفسه وإنما هو أصل الطيب أو هو طيب من وجه فيشترط استعماله على وجه التطيب ألا يرى أنه إذا أكله لا يجب عليه شىء لأنه لم يستعمله استعمال الطيب بخلاف ما إذا تداوى بالمسك وما أشبهه لأنه طيب بنفسه فلا يتغير باستعماله.

(١٥)وفى الدر المختار:(٥٤٦/٢)

أو ادهن بزيت أو حل)بفتح المهملة الشيرج (ولو)كانا(خالصين لا أصل الطيب بخلاف بقية الأدهان (فلو أكله) أو استعطه (أو داوى به)جراحة أو (شقوق رجليه أو أقطر فى أذنيه لا يجب دم ولا صدقة) اتفاقا ـ

(١٦)وفى ردالمحتار:(٥٤٦/٢)

(قوله: لأنهما أصل الطيب) باعتبار أنه يلقى فيهما الأنوار كالورد والبنفسج فيصيران طيبا ولا يخلوان عن نوع طيب ويقتلان الهوام ويلينان الشعر ويزيلان التفث والشعث بحر وهذا عند الإمام وقالا عليه صدقة ـ

(قوله :بخلاف بقية الأدهان) عبارة البحر وأراد بالزيت دهن الزيتون والسمسم وهو المسمى بالشيرج فخرج بقية الأدهان كالشحم والسمن اه ومقتضاه خروج نحو دهن اللوز ونوى المشمش فليتأمل ـ

0100

١٧ رمضان ١٤٣٢هـ

(۱۷)وفی غنیة الناسك:(ص۹۳)

فی مباحات الاحرام: واكل الزيت والشيرج واستعاطهما والتداوی بهما واقطارهما فی اذنيه والادهان بما سواهما من كل دهن لا طيب فيه والسمن والشحم والالية۔

(۱۸)وفی الهداية : (۱۶۱/۱)

فإن ادهن بزيت فعليه دم عند أبی حنيفة رحمه الله وقالا عليه الصدقة ..... ولهما أنه من الأطعمة إلا أن فيه ارتفاقا بمعنى قتل الهوام وإزالة الشعث فكانت جناية قاصرة ولأبی حنيفة رحمه الله أنه أصل الطيب ولا يخلو عن نوع طيب ويقتل الهوام ويلين الشعر ويزيل التفث والشعث فتتكامل الجناية بهذه الجملة فتوجب الدم وكونه مطعوما لا ينافيه كالزعفران وما أشبههما يجب باستعماله الدم بالاتفاق لأنه طيب وهذا إذا استعمله على وجه التطيب ولو داوی به جرحه أو شقوق رجليه فلا كفارة عليه لأنه ليس بطيب فی نفسه إنما هو أصل الطيب أو هو طيب من وجه فيشترط استعماله علی وجه التطيب۔

(۱۹)وفی مناسك ملا علی القاری:(ص۳۲۴)

(وان ادهن بدهن غير مطيب ،كالزيت الخالص والحل وهودهن السمسم واكثر منه فعليه دم)ای عند ابی حنيفة رحمه الله تعالیٰ وصدقة عندهما وروی ابن المبارك عن ابی حنيفة مثل قولهما ،كذا فی شرح الجامع۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

۱۵/اگست ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۴-۹-۱۴۳۲ھ

دارالافتاء فتویٰ نمبر ۲۷/۱۳۸۳ مورخہ ۱۹/۹/۳۲ھ ۲۰۱۱/۸/۲۰

مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفرلہ

۱۵/۹/۱۴۳۲ھ

مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۶/۹/۱۴۳۲ھ

نائب مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف غفرلہ

۱۶/۹/۱۴۳۲ھ

مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۷رمضان ۱۴۳۲ھ

0101

Scanned by CamScanner